حُسنِ انتقاد

تبصرے کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

تبصرہ: ڈاکٹر محمد عمر فاروق

● **برصغیر کیسے ٹوٹا؟**　　　　مرتب: عارف میاں

قیمت: ۳۸۰ روپے　　　　ناشر: براڈ لے انسٹی ٹیوٹ فار ریسرچ اینڈ پبلی کیشنز، لاہور

اس کتاب میں برصغیر کی تقسیم کے نصابی عوامل و محرکات سے کہیں زیادہ ان پس پردہ حقائق کو منظرِ عام پر لانے سعی کی گئی ہے، جنہیں چھپائے ہمارے خود ساختہ معیار کے مطابق ہماری حب الوطنی کا شعار ہو چکا ہے اور جنہیں بیان کرنا غداری، بلکہ گردن زدنی کے مترادف ٹھہرتا ہے۔ کتاب کے یہ حقائق کسی ایک فرد کے تجزیے کا حاصل نہیں ہیں، بلکہ یہ مختلف الذہن دانشور، مؤرخ، صحافی، سیاستدان حضرات پر مشتمل دو درجن شخصیات کے انٹرویوز میں موجود فکر و نظر اور آراء و افکار کے مختلف رنگوں کا ایک ایسا امتزاج ہے کہ جسے اس سے پہلے یکجا صورت میں کبھی نہیں دیکھا گیا۔ یہ کٹھن، تحقیقی اور تنقیدی کام نوجوان صحافی جناب عارف میاں نے تن تنہا انجام دیا ہے۔ جس پر وہ مبارک باد کے مستحق ہیں، کیونکہ انہوں نے ایک ایسے کام کا بیڑا اٹھایا ہے جو حقائق تک پہنچنے میں پہلی سیڑھی کا کام دیتا ہے۔ عارف میاں کے تند و تیز سوالوں میں ایسے چبھتے ہوئے نشتر بھی ہیں، جنہیں وہ تاریخ کے وجود کذب و گمراہی کے پھلتے و پھیلتے ہوئے ناسوروں کو پھوڑنے کے لیے ہمہ وقت تیار رکھتے ہیں، مگر دوسری طرف عوام کے سیاسی شعور کی بیداری کے خوف سے قوم کو جھوٹی کہانیوں کی لوریاں سنا کر سچ سے دور رکھنے کے خوگر حضرات جناب مجید نظامی کی زبان میں کہہ اٹھتے ہیں کہ ’’مصنف یہ کتاب نہ لکھتے تو قوم پر احسان ہوتا‘‘

آیئے کتاب میں شامل مختلف نامور شخصیات کے چند متنوع نظریات پڑھیے:

☆ مجید نظامی نے بنگالیوں کے اس مطالبے کے اردو کے ساتھ بنگالی کو قومی زبان کا درجہ دیا جائے، مگر جناح کیوں نہیں مانے کے جواب میں کہا کہ ’’اسے جناح کی تدبیری غلطی (Tactical Mistake) کہہ سکتے ہیں۔‘‘ (ص ۱۵)

☆ محمد علی جناح کے دور میں آئینی پیش رفت نہ ہو سکنے کے جواز میں مجید نظامی کا کہنا تھا کہ ’’وہ (جناح) اپنے عرصۂ حیات میں بیمار رہے۔‘‘ (ص ۲۶)

☆ ڈاکٹر مبارک علی نے سید احمد شہیدؒ کی تحریکِ جہاد پر انگریز کی پشت پناہی کا الزام عائد کرنے کی کوشش کی (ص ۳۱) اور اس تحریک کو جذباتی فیصلہ، معروضی حالات سے ناواقفیت اور تحریک کے نتائج کو غیر مثبت قرار دیا۔ (ص ۳۲)

☆ ''جناح صاحب کو تاریخ سے کوئی واقفیت نہیں تھی۔'' (ص ۴۱)

☆ ''پاکستان بننا غلطی تھی۔'' (ص ۴۸)

☆ ''سرسید اشرافیہ کے لیے انگریزی تعلیم چاہتے تھے۔'' (ص ۵۲)

☆ پروفیسر شریف المجاہد نے اس سوال سے اتفاق کیا کہ (بحیثیت گورنر جنرل) ''پاکستان میں غیر جمہوری رویے کے محمد علی جناح بھی ذمہ دار ہیں۔'' (ص ۷۱)

☆ ڈاکٹر صفدر محمود نے جناح سے منسوب اس بیان کو غیر مستند قرار دیا کہ ''مسلم لیگ کیا ہے؟ میں، میری بہن اور ٹائپ رائٹر۔'' (ص ۹۲)

☆ ڈاکٹر اسرار احمد (مرحوم) نے کہا کہ ''پاکستان اپنا جواز کھو چکا ہے۔'' (ص ۹۷)

☆ رضا کاظم: ''تقسیم برصغیر نہیں ہوا، بلکہ مسلمانوں کی تقسیم ہوئی۔'' (ص ۱۸۵)

☆ جاوید قاضی: ''مسلم لیگ کے پاس کوئی جمہوری کلچر نہیں تھا اور نہ ہی اس کے جمہوری مقاصد تھے۔'' (ص ۲۷۳)

☆ احمد سلیم: ''مسلم لیگ ہندوستان کے مسلمانوں کی نمائندہ جماعت نہیں تھی۔'' (ص ۲۴۳)

☆ ''خواجہ ناظم الدین کو غلام محمد نے برطرف کیا۔ اس نے ملکہ (برطانیہ) کو فریاد لکھی کہ ''آپ پورے برصغیر کی بادشاہ ہیں، ہم آپ کی ڈومینین ہیں، میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔'' (ص ۲۵۲)

''برصغیر کیسے ٹوٹا'' میں فکر و نظر کے گوناں گوں تضادات ملتے ہیں، جو کہ مرتب کا مقصد بھی ہے، کیونکہ مختلف آراء کی روشنی سے حقیقت تک رسائی آسان ہو جاتی ہے۔ مسلم لیگ، عوامی نیشنل پارٹی، جمعیت علماء ہند جیسی سیاسی جماعتوں کے قیام پاکستان کے متعلق مؤقف کو کتاب میں شامل کیا گیا ہے، لیکن مجلس احرار اسلام اور جماعت اسلامی کے نقطۂ نظر سے یہ کتاب خالی ہے۔ کتاب میں ایک مقام پر پروفیسر امجد علی شاکر نے مجلس احرار اسلام کے ضمن میں کہا کہ ''احرار بعض معاملات میں واضح تھے (اور) بعض میں غیر واضح ...... میں نہیں سمجھتا کہ: ''متحدہ ہندوستان میں احرار کس طرح حکومتِ الٰہیّہ قائم کرتی؟'' (ص ۲۰۲، ۲۰۳)۔

عرض ہے کہ اگر مجلس احرار کی پیش کردہ ''قراردارِ حکومت الٰہیہ، سہارن پور کے متن پر غور کر لیا جاتا تو یہ اعتراض اٹھانے کی زحمت نہ ہوتی، کیونکہ اس قرارداد میں اسلام کی علمداری کو کسی خاص خطۂ زمین کے ساتھ مخصوص کرنے کے نظریہ کی ہی نفی کی گئی تھی

مختصر یہ کہ ''برصغیر کیسے ٹوٹا'' ہماری نصابی وخود ساختہ قیام پاکستان کی تاریخ کی گرہیں کھولتی ہے اور قارئین کو ایک محدود اور مخصوص ذہن سے سوچنے کی بجائے ان کی فکر و نظر کو وسعت و کشادگی سے منصف ہونے میں مدد دیتی ہے۔ جس سے پڑھنے والا پہلی نظر میں چونکتا ہے، متذبذب ہوتا ہے اور آخر کار جھوٹ کی ملمع کاری کو سچائی کی روشنی سے مات دینے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔